اردو

پرچہ—II

(ادب)

کل مارکس : 250	مقررہ وقت : تین گھنٹے

سوالات سے متعلق خصوصی ہدایات

(برائے مہربانی ذیل کی ہر ہدایت کو، جواب لکھنے سے پہلے توجہ سے پڑھ لیں)

اس پرچے میں آٹھ سوالات پوچھے جا رہے ہیں۔ ہر سوال دو حصوں میں تقسیم ہے۔

امیدوار کو کل پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔

سوال نمبر **1** اور **5** لازمی ہیں اور باقی سوالات میں سے تین (3) کا جواب لکھنا ہے مگر ہر حصہ سے کم از کم ایک سوال کرنا ضروری ہے۔

ہر سوال یا سوال کے حصہ کے نمبر اس کے سامنے درج کر دیے گئے ہیں۔

جواب ہر صورت میں اردو میں ہی لکھے جائیں گے۔

اگر کسی سوال کے جواب کے لیے الفاظ کی تعداد کی شرط لگا دی گئی تو اس کی پابندی لازمی ہے۔

سوالات کے جوابات کو ترتیب وار اہمیت دی جائے گی۔ شرط یہ ہے کہ کوئی جواب کاٹ کر مسترد نہ کر دیا گیا ہو، اگر کسی سوال کا کوئی حصہ بھی جواب کے لیے منتخب کیا گیا ہے تو اسے سوال کا جواب ہی تصور کیا جائے گا۔اگر کسی صفحہ یا صفحے کے کسی حصے کو خالی چھوڑنا مقصود ہے تو اسے صفائی کے ساتھ کاٹ کر مسترد کرنا ضروری ہے۔

URDU

(PAPER—II)

(LITERATURE)

Time Allowed : Three Hours	Maximum Marks : 250

QUESTION PAPER SPECIFIC INSTRUCTIONS

(Please read each of the following instructions carefully before attempting questions)

There are EIGHT questions divided in two Sections.

Candidate has to attempt FIVE questions in all.

Question Nos. **1** and **5** are compulsory and out of the remaining, THREE are to be attempted choosing at least ONE question from each Section.

The number of marks carried by a question/part is indicated against it.

Answers must be written in URDU (Urdu script).

Word limit in questions, wherever specified, should be adhered to.

Attempts of questions shall be counted in sequential order. Unless struck off, attempt of a question shall be counted even if attempted partly. Any page or portion of the page left blank in the Question-cum-Answer Booklet must be clearly struck off.

1۔ مندرجہ ذیل اقتباسات کی تشریح سیاق و سباق کے حوالے سے ادبی و فنی محاسن کی نشاندہی کے ساتھ کیجیے۔

ہر اقتباس کی تشریح ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔ 10×5=50

[a]

" اب جو دیکھیے ، سوائے ایک مٹی کے ڈھیر کے ان کا کچھ نشان باقی نہیں رہا اور سب دولتِ دنیا ، گھر بار ، آل اولاد ، آشنا دوست ، نوکر چاکر ، ہاتھی گھوڑے چھوڑ کر اکیلے پڑے ہیں۔ یہ سب ان کے کچھ کام نہ آیا بلکہ اب کوئی نام بھی نہیں جانتا کہ یہ کون تھے اور قبر کے اندر کا احوال معلوم نہیں کہ کیڑے مکوڑے ، چیونٹے ، سانپ ان کو کھا گئے یا ان پر کیا بیتی اور خدا سے کیسی بنی۔ یہ باتیں اپنے دل میں سوچ کر ، ساری دنیا کو پیکھنے کا کھیل جانے ، تب اس کے دل کا غنچہ ہمیشہ شگفتہ رہے گا۔ " کسو حالت میں پژمردہ نہ ہوگا۔"

[b]

" صاحب تم جانتے ہو کہ یہ معاملہ کیا ہے اور کیا واقع ہوا۔ وہ ایک زمانہ تھا کہ جس میں ہم تم باہم دوست تھے اور طرح طرح کے ہم میں تم میں معاملات مہر و محبت در پیش آئے۔ شعر کہے ، دیوان جمع کئے۔ اسی زمانے میں ایک اور بزرگ تھے کہ وہ ہمارے تمہارے دوست تھے اور منشی نبی بخش ان کا نام اور حقیر تخلص تھا ، ناگاہ نہ وہ زمانہ رہا ، نہ وہ اشخاص ، نہ وہ معاملات نہ وہ اختلاط نہ وہ انبساط۔"

[c]

" علوم و فنون نے بہت سے دھکے کھا کر معلوم کیا کہ اب اس جہاں میں رہنا عزت نہیں بلکہ بے عزتی ہے۔ ملکہ کے محل سے نکلے ، تمام دنیا میں پھرے ، تکلیف و مصیبت کے سوا کچھ نہ پایا۔ اتفاقاً ایک سبزہ زار میں گزر ہوا۔

ایک بہتے چشمے کے کنارے پر کچھ چھوٹے چھوٹے مکان اور کئی جھونپڑیاں نظر آئیں۔ معلوم ہوا کہ آزادی کی آرام گاہ یہی ہے۔ وہ تحمل کی بیٹی تھی اور قناعت کی گود میں پلی تھی۔ چنانچہ سب سے الگ اس گوشۂ عافیت میں پڑی رہتی اور کنج عافیت اس کا نام رکھا تھا۔"

[d]

" دوسرے روز علی الصباح گوبر سب سے رخصت ہو کر لکھنؤ چلا۔ ہوری اسے گاؤں کے باہر تک بھیجنے گیا۔ گوبر سے اتنی محبت اسے کبھی نہ ہوئی تھی ، جب گوبر اس کے پیروں پر جھکا تو ہوری رو پڑا جیسے پھر اسے کبھی بیٹے کے درشن نہ ہوں گے۔ اس کی آتما میں خوشی تھی ، غرور تھا اور عزم تھا۔ بیٹے سے یہ عقیدت اور محبت پا کر اس میں رونق اور بالیدگی آگئی ہے۔ کئی روز سے پہلے اس پر سستی سی چھا گئی تھی۔ ایک ایسی تاریکی سی جس میں وہ اپنا راستہ بھول رہا تھا۔ وہاں اب مستعدی ہے اور روشنی ہے۔"

[e]

" ایوان و محل نہ ہوں تو کسی درخت کے سائے سے کام لیں۔ دیبا و مخمل کا فرش نہ ملے تو سبزۂ خود رو کے فرش پر جا بیٹھی۔ اگر برقی روشنی کے کنول میسر نہیں ہیں تو آسمان کی قندیلوں کو کون بجھا سکتا ہے۔ اگر دنیا کی ساری مصنوعی خوشنمائیاں اوجھل ہو گئی ہیں تو ہو جائیں۔ صبح اب بھی ہر روز مسکرائے گی۔ چاندنی اب بھی ہمیشہ جلوہ فروشیاں کرے گی لیکن دلِ زندہ پہلو میں نہ رہے تو خدارا بتلایئے اس کا بدل کہاں ڈھونڈیں۔"

2. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے :

(a) '' غالب کے خطوط سے نہ صرف غالب کے سوانحی کوائف سامنے آتے ہیں بلکہ اس عہد کی معاشرتی ، سیاسی اور تہذیبی زندگی کا نقشہ بھی اُبھر کر سامنے آتا ہے''۔ اس خیال کی وضاحت مثالوں کے ساتھ پیش کیجئے۔ 20

(b) '' نیرنگ خیال کے انشائیے فصاحت و بلاغت اور حسنِ انشا کا عمدہ نمونہ ہیں۔'' اس خیال کی روشنی میں محمد حسین آزاد کی انشائیہ نگاری کے امتیازات پر روشنی ڈالئے۔ 15

(c) افسانوی مجموعہ ' اپنے دکھ مجھے دے دو ' کے حوالے سے بیدی کے نسوانی کرداروں کا جائزہ پیش کیجئے۔ 15

3. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے :

(a) '' سادگی ، سلاست اور روزمرہ کے استعمال کے باوجود میر امن کی ' باغ و بہار ' کی ادبیت متاثر نہیں ہوسکی ہے۔'' اس قول کے پیش نظر ' باغ و بہار ' کے اسلوب کی اہم خصوصیات بیان کیجئے۔ 20

(b) ' غبارِ خاطر ' کے علمی ، ادبی اور فلسفیانہ مباحث کا جائزہ لیجئے۔ 15

(c) اردو نثر کے ارتقاء میں خطوط غالب کی اہمیت پر روشنی ڈالئے۔ 15

4. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب دیجئے :

(a) ' گئودان ' کے مرکزی کردار کے ذریعے پریم چند نے کس طرح ایک غریب کسان کی زندگی کے المیے کو پیش کیا ہے؟ واضح کیجئے۔ 20

(b) تمثیل کی تعریف کرتے ہوئے ' نیرنگ خیال ' کے حوالے سے محمد حسین آزاد کی تمثیل نگاری کا جائزہ لیجئے۔ 15

(c) '' اپنے دکھ مجھے دے دو '' میں شامل افسانہ ' لمبی لڑکی ' میں بیدی نے کس طرح دادی کی نفسیاتی گرہ کو اُبھارنے کی کوشش کی ہے؟ واضح کیجئے۔ 15

SECTION—B

5. مندرجہ ذیل شعری حصوں کی تشریح سیاق و سباق کے ساتھ کیجئے اور ان کے شعری محاسن پر بھی روشنی ڈالیے۔ ہر حصے کی تشریح ایک سو پچاس (150) الفاظ پر مشتمل ہو۔ 10×5=50

[a]

دیکھ تو دل کہ جاں سے اُٹھتا ہے یہ دھواں سا کہاں سے اُٹھتا ہے

گور کس دل جلے کی ہے یہ فلک شعلہ اک صبح یاں سے اٹھتا ہے

لڑتی ہے اس کی چشم شوخ جہاں ایک آشوب واں سے اٹھتا ہے

بیٹھنے کون دے ہے پھر اس کو جو ترے آستاں سے اٹھتا ہے

یوں اٹھے آہ اس گلی سے ہم جیسے کوئی جہاں سے اٹھتا ہے

[b]

وزیروں نے دیکھا جو احوالِ شاہ کہ ہوتی ہے اب اس کی حالت تباہ

کہا سب نے سمجھا کے اسی شاہ کو کہ دیکھو گے تم اپنے اس ماہ کو

اگرچہ جدائی گوارا نہیں لیکن خدائی سے چارا نہیں

سدا ایک سا دن گزرتا نہیں کوئی ساتھ مرتے کے مرتا نہیں

نہیں خوب اتنا تمہیں اضطراب نصیبوں سے شاید ملے وہ شتاب

[c]

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو ، یہ اگر شرار ہوتا

غم اگرچہ جاں گُسل ہے ، پہ کہاں بچیں کہ دل ہے
غمِ عشق گر نہ ہوتا ، غمِ روزگار ہوتا

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے ، شبِ غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

ہوئے مر کے ہم جو رسوا ، ہوئے کیوں نہ غرقِ دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا ، نہ کہیں مزار ہوتا

اسے کون دیکھ سکتا کہ یگانہ ہے وہ یکتا
جو دوئی کی بو بھی ہوتی تو کہیں دوچار ہوتا

[d]

پریشاں ہو کے میری اک آخر دل نہ بن جائے
جو مشکل اب ہے یا رب پھر وہی مشکل نہ بن جائے

نہ کر دیں مجھ کو مجبورِ نوا فردوس میں حوریں
مرا سوزِ دروں پھر گرمی محفل نہ بن جائے

کبھی چھوڑی ہوئی منزل بھی یاد آتی ہے راہی کو
کھٹک سی ہے جو سینے میں غمِ منزل نہ بن جائے

بنایا عشق نے دریائے ناپیدا کراں مجھ کو
یہ میری خود نگہ داری مرا ساحل نہ بن جائے

کہیں اس عالمِ بے رنگ و بو میں بھی طلب میری
وہی افسانۂ دنبالۂ محمل نہ بن جائے

[e]

یونہی ہمیشہ الجھتی رہی ہے ظلم سے خلق
نہ ان کی رسم نئی ہے نہ اپنی ریت نئی

یونہی ہمیشہ کھلائے ہیں ہم نے آگ میں پھول
نہ ان کی ہار نئی ہے نہ اپنی جیت نئی

اسی سبب سے فلک کا گلہ نہیں کرتے
ترے فراق میں ہم دل برا نہیں کرتے

گر آج تجھ سے جدا ہیں تو کل بہم ہوں گے
یہ رات بھر کی جدائی تو کوئی بات نہیں

گر آج اوج پہ ہے طالع رقیب تو کیا
یہ چار دن کی جدائی تو کوئی بات نہیں

جو تجھ سے عہدِ وفا استوار رکھتے ہیں
علاج گردشِ لیل و نہار رکھتے ہیں

6. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھئے :

(a) ’’ میرؔ کی شاعری میں غم محض ایک موضوع نہیں ہے بلکہ ایک توانا تخلیقی سرچشمہ کی حیثیت رکھتا ہے ۔‘‘ میرؔ کی شاعری سے مثالیں دے کر اس قول کی وضاحت کیجئے۔ 20

(b) غالب کی شاعری کی ایسی کون سی خصوصیات قابل توجہ ہیں جن کی بدولت اردو غزل کی تاریخ میں انھیں ایک منفرد حیثیت حاصل ہوئی۔ 15

(c) ’’ فراق گورکھپوری کی بیشتر شاعری عشقیہ موضوعات سے عبارت ہے۔‘‘ اس خیال کی وضاحت کرتے ہوئے فراق کی غزلیہ شاعری کا محاکمہ پیش کیجئے۔ 15

7. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھئے :

(a) اردو نظم کی تشکیل و فروغ میں بال جبریل میں شامل چند اہم نظموں کی اہمیت پر روشنی ڈالئے۔ 20

(b) ’ گلِ نغمہ ‘ کے حوالے سے فراق گورکھپوری کی شاعری کی اہم خصوصیات کا جائزہ لیجئے۔ 15

(c) فیض احمد فیض کی نظم ’ یاد ‘ کی مختلف معنوی جہتوں کا احاطہ کیجئے۔ 15

8. مندرجہ ذیل سوالوں کے جواب لکھئے :

(a) ’’ سحرالبیان محض ایک مثنوی نہیں بلکہ ایک تہذیبی دستاویز ہے۔‘‘ اس بیان کی روشنی میں ’ سحرالبیان ‘ کی ادبی و تہذیبی اہمیت پر روشنی ڈالئے۔ 15

(b) اقبال کی نظم 'ساقی نامہ' کے ادبی محاسن مثالوں کے ساتھ اجاگر کیجئے۔ 15

(c) 'بنتِ لمحات' کے حوالے سے اخترالایمان کی نظم نگاری کا مفصل تنقیدی جائزہ پیش کیجئے۔ 20

★★★